۱۵۹

۹۲/۳۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Central Moon Sighting Comitee of Great Britain

اللجنة المركزية لمراقبة روية الهلال بالمملكة المتحدة

(1307AH/1984)

Hizbul Ulama UK

23 Chaucer Road London E7 9LZ email:info@hizbululama.org.uk www.hizbululama.org.uk Tel:0786646404

استفتاء برائے شرعی ثبوت ہلال :۔

نحمده ونصلي على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين ومن تبعه الى يوم الدين

قال الله تعالى يسئلونك عن الاهلة قل هي مواقيت للناس والحج(البقره) وقال النبي ﷺ :انا امة امية لانكتب ولانحسب الشهر هكذا وهكذا والشهر هكذا وهكذا .رواه الشيخان وابوداود ونسائي عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما) **،وعن ابي سعيد رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ لتتبعن سنن الذين من قبلكم شبرا بشبر وذراعا بذراع ،حتى لو دخلوا جحر ضب لاتبعتموهم ،قيل ، يارسول الله اليهود والنصارى؟ قال: فمن؟ (رواه البخاري ومسلم) و قال رسول الله ﷺ :ان الاسلام ... يهود كمابدء ويارزين المسجدين كماتأرز الحية في جحرها** (بخاری، مسلم، اور معمولی لفظی فرق سے کنز العمال، فیض القدیر شرح جامع الصغیر، ترمذی، ابن ماجہ)

محترم المقام حضرت مولانا مفتی سلیم اللہ خان صاحب زیدمجدکم حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام کی آمد پر ایام و ماہ وسال کی تعیین کے لئے دنیا میں کئی کیلنڈر رائج تھے جن میں مشرکین، ہنود، جین، پارسی، چینی وغیرہ قومیں خود کی مقامی موسمی تہذیب ... مذہب، بادشاہت وحکمرانی اور مشہور تاریخی واقعات کے تناظر میں اپنے روزانہ کے ایام و ماہ اور سالوں کا کیلنڈر استعمال کرتے تھے جن میں مشرکین عرب کا ... کیلنڈر ہوا کرتا تھا جس کے مہینوں کے نام وہی تھے جو اسلامی مہینوں کے ہیں، ان تقویمات میں ذیل کے دو کیلنڈر مشہور تھے ؛(۱) رومن کیلنڈر جسے ... (عیسائی) یا شمسی کیلنڈر بھی کہا جاتا ہے یہ اصلاً تو یونانی ہے مگر رومیوں نے یونان پر قبضہ کرنے پر ان کے کیلنڈر کو اپنا کر اس میں رومی حکمرانوں نے اپنے ... خود کے نام سے کچھ تبدیلیاں کیں اور رومی حکمراں قسطنطین اعظم اوّل (سن ۳۰۵ تا ۳۳۷ء) نے معبودان باطلہ کو چھوڑ کر عیسائیت اختیار کر لی تب سے یہ عیسائیت کی ... منسوب ہوا حتیٰ کہ پوپ گیری گورین کی تبدیلی نے اس کا عیسائی مذہب حوالہ مضبوط کر دیا (۲) دوسرا قمری کیلنڈر جسے اس وقت یہودی استعمال کرتے تھے، یہ تو ... چاند کو دیکھ کر مہینہ شروع کرنے کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ پر مبنی تھا مگر ۳۵۸ء میں بیت المقدس میں یہودیوں کے چیف ربائی حائلیل دوم نے (اس ... قبل مسیح میں گزرے یونانی فلسفی میتون (Metone) کے نظریات اور اس کے مفروض کردہ فلکی حسابات و نیومون تھیوری کی بنیاد پر) تبدیل کر دیا تھا جس پر تب سے آپ ﷺ تک اور ... یہودی اُسی میتونی نیومون تھیوری کی بنیاد پر اپنے مذہبی قمری کیلنڈر پر عمل پیراں ہیں نیز مذہبی عیسائی بھی بعینہ اسی یہودی قمری کیلنڈر ہی کو اپنائے ہوئے ہیں!

میتونی نیومون تھیوری اور اس کے امکانِ رویت کے حساب وکتاب آپ ﷺ کی ۵۷۱ء میں پیدائش اور ۶۱۰ء میں اسلام کی آمد وحی کے نزول سے تقریباً ... ہزار سال پہلے (۴۳۱ قم) کا مفروضہ ہے جسے آجکل فلکیات کے اعتبار سے اجتماعِ شمس وقمر، کنجنکشن یا نیومون تھیوری کے نام سے پکارا جاتا ہے جسے انبیائی طریقہ ... خلاف ہونے کے باوجود اوّلاً یہودیوں کی طرف سے اسلام کی آمد سے تقریباً ڈھائی سو سال پہلے مذہباً داخل کیا گیا اور بعد میں اسے عیسائیوں نے بھی اِسے اختیار ... یاد رہے کہ عیسائیوں کے ہاں رومن کیلنڈر کو جو مذہبی حیثیت حاصل ہے اس میں مذہب کے بجائے سیاست کا عمل دخل زیادہ ہے جیسے کہ اوپر معلوم ہوا مگر عیسائی ... قمری کیلنڈر میں سیاست کے بجائے مذہبی عنصر کا عمل دخل شامل ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام قمری کیلنڈر پر عمل پیراں تھے، البتہ یہود ونصاریٰ نے اِس فطری ... قمری کیلنڈر کے "طریقہ کار اور نئے چاند کی رویت وگنتی" میں میتونی فلسفہ اور نیومون تھیوری کے حساب کو داخل کر کے اِسے میتونی مفروض قواعد سے مشروط کر دیا ... آج بھی عمل پیرا ہیں! آپ ﷺ کی ہجرتِ مدینہ کے بعد رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام اور امتیوں کو اصل انبیائی طریقہ کی تعلیم ... مہینے کے آخر میں ۲۹ ویں کی شام چاند دیکھ کر رمضان شروع کرنے اور ختم کرنے اور اگر چاند نہ دکھائی دے تو اس صورت میں ۳۰ دن پورے کرنے کا حکم ... یہود ونصاریٰ جس میتونی تھیوری پر قمری مہینوں کے لئے عمل کرتے تھے آپ ﷺ نے حدیثِ امی سے قولاً اور مدینہ کے یہودیوں سے زندگی بھر کسی ایک مرتبہ بھی

Scanned by CamScanner

شام [illegible] بھی ہو تو یہ ان کی مذہبی تہذیبی قمری کے طور پر تعین ہوتی ہے ہاں رویتِ ہلال شرط نہیں [illegible]

سوال: (۱) کیا فلکیاتی مفروضہ حسابات کی تھیوری اور میتونی سائکل حساب کے مفروضہ نیومون اور اس کے مفروضہ امکانِ رویت حسابات کو شرعی ثبوتِ ہلال کے لئے اثباتاً، نفیاً **اعانۃً** مشروط کیا جاسکتا ہے؟ (۲) کیا فلکیات سے غیر مشروط مگر شرعاً رویتِ ہلال پر مبنی ۲۹ ویں کی شام تیسویں رات کو چاند کی رویت کی گواہی کو معتبر مانا جائے گا یا اسے مفروضہ نیومون اور اس کے امکانِ رویت مفروضہ قواعد سے رد کر دیا جائے گا؟ (۳) چونکہ مقامی طور پر شاذ و نادر ہی رویتِ ہلال ہوتی ہے (جس پر ہمارا چوبیس سالوں سے زیادہ کا رویتِ ہلال ریکارڈ بھی موجود ہے، دیکھئے ہماری ویب سائٹ کا ہوم پیج) اس لئے اختلافِ مطالع کے عدمِ اعتبار کی بنیاد پر فتاویٰ کے مطابق سعودیہ سے نبوی طریقہ پر مبنی ثبوتِ ہلال کے اعلان کی بنیاد پر مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی کی طرف سے برطانیہ میں شرعی اعلان پر عمل کئے جانے کی سہولت موجود ہے، باوجود اس کے مراکش اور ساؤتھ افریقہ یا اور کسی جگہ کے چاند کی رویت وثبوت ہلال کا ایسا فیصلہ جو نبوی طریقہ کے خلاف مذکورہ فلکیاتی نیومون اور اس کے امکانِ رویت تھیوری کی بنیاد سے مشروط ہوتا ہے! کیا یورپ میں اس پر عمل کرنا شرعاً جائز ہے؟ (۴) جیسے کہ احناف نے حالتِ صحو میں جمِ غفیر کی شہادت کے لئے شرعی اجتہاد کیا تھا اسی حوالہ سے کہا جاتا ہے کہ جس ۲۹ ویں کی شام فلکیاتی امکانِ رویت نہ ہو تو اس شام کو اس حساب کی بنیاد پر ''شرعی شہادت'' کو مردود قرار دیکر جمِ غفیر کی شہادت سے اسے مشروط قرار دیا جائے گا تو اس جمِ غفیر کا یہ مبنیٰ وفلکی حساب جو یقیناً غیر شرعی و ناجائز ہے تو کیا ایسے ناجائز مبنیٰ اور اس کی اعانت کو منصوص نبوی طریقہ وشہادت کے لئے شرط قرار دیا جاسکتا ہے؟ جبکہ احناف نے جو اجتہاد کیا تھا اس میں فلکیاتی ناجائز حساب ہرگز اس کا مبنیٰ نہیں تھا بلکہ ''غیرِ صحابہ کی عدمِ عدالت'' اس کا مبنیٰ تھا جو صحیح و منصوص جائز مبنیٰ ہی تھا! بینوا توجروا فقط والسلام

نوٹ: اس سے قبل کے سوال پر آپ کا جواب ہمیں مل چکا ہے، جزاکم اللہ خیر الجزاء

(مولوی یعقوب احمد مفتاحی)

ناظم حزب العلماء یوکے و مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ

مورخہ ۱۸ ذیقعدہ ۱۴۳۰ھ، ۶ نومبر ۲۰۰۹ء شب جمعہ

جوابی لفافہ جس پر ڈاک ٹکٹ بھی چسپاں ہے ہمراہ لف ہے

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱-شرعی ثبوتِ ہلال کے لیے عملِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عملِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین واجماعِ امت سے جو بات سامنے آتی ہے وہ رؤیت ہلال ہے، نہ کہ فلکیاتی مفروضے وحسابات، اس بات کا ثبوت احادیث رسول، اقوال صحابہ وائمہ مجتہدین سے اظہر من الشمس ہے، اس طریقہ میں ہی نجات ہے اور اسی میں آسانی اور فتنوں وانتشار سے بچاؤ۔

الغرض! شرعی ثبوت ہلال کو فلکیاتی مفروضات وحسابی طریقوں کے ساتھ اثباتاً، نفیاً واعانۃً مشروط نہیں کیا جاسکتا۔

۴،۲-جس ۲۹ویں تاریخ کو مفروضہ نیومون وحسابی طریقوں کے مطابق رؤیت بالکل ممکن نہ ہو یا رؤیت کا امکان ہو یا رؤیت یقینی ہو اور اس کے برخلاف وہاں رؤیت ہلال کی شرعی شہادت ملتی ہے تو ان امکانات کو یکسر نظر انداز کر دیا جائے گا، اور شرعی شہادت پر عمل کرتے ہوئے ثبوت ہلال کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۳-موسم کی خرابی کی بناء پر اگر مستقل مقامی رؤیت ہلال ناممکن ہو تو ایسی جگہ کے قریب جو اسلامی ملک ہو اور وہاں شرعی طریقے سے رؤیت ہوتی ہو تو وہاں کے اعلان کے مطابق عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ سعودی عرب ہو یا مراکش وغیرہ۔

"عن عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہ: أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: "الشھر تسع وعشرون لیلۃ، فلا تصوموا حتیٰ تروہ، فإن غم علیکم فأکملوا العدۃ ثلاثین".

(صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۱۹۰۷، ص: ۳۰۷، دار السلام).

(وصحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۵۰۳، ص: ۴۴۰، دار السلام)

"لما کان وقت الصوم مضبوطاً بالشھر القمری باعتبار الاشتباہ أن یرجع إلی ھذا الأصل، وأیضاً مبنی الشرائع علی الأمور الظاھرۃ عند أمیین دون التعمق والمحاسبات النجومیۃ، بل الشریعۃ واردۃ بإخمال ذکرھا وھو قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: "إنا أمۃ أمیۃ، لانکتب ولانحسب"۔

(حجۃ اللّٰہ البالغۃ، أحکام الصوم، الصوم عند رؤیۃ الھلال: ۱۳۳/۲، قدیمی)

Scanned by CamScanner

وقال ابن بطال وغيره: "أمم لم نكلف فى تعريف مواقيت صومنا ولا عبادتنا ما نحتاج فيه إلى معرفة حسابة ولا كتابة إنما ربطت عبادتنا بأعلام واضحة وأمور ظاهرة يستوى في معرفة ذلك الحساب وغيرهم، ثم تمم هذا المعنى بإشارته بيده ولم يتلفظ بعبارته عنه نزولاً مايفهمه الخرس والعجم".

(عمدة القاری، کتاب الصوم، باب قول النبی صلى الله علیه وسلم: "لا نکتب ولا نحسب"، (رقم الحدیث ۱۹۱۳)، ۴۱۱/۱۰، دار الکتب العلمیة)

وهذا الحديث ناسخ لمراعاة النجوم بقوانين التعديل، وإنما المعول على الرؤية فى الأهلة التى جعلها الله مواقيت للناس فى الصيام والحج والعدد والديون، وإنما لنا أن ننظر من علم الحساب ما يكون عيانا أو كالعيان، وأما ما غمض حتى لا يدرك إلا بالظنون وتكييف الهيئات الغائبة عن الأبصار، فقد نهينا عنه، وعن تكلفه،

وعلة ذلك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما بعث الى الأميين الذين لا يقرؤن الكتاب، ولا يحسبون بالقوانين الغائبة، وإنما يحسبون الموجودات عيانا.

(شرح صحيح البخارى لإبن بطال، كتاب الصوم، باب قول النبى صلى الله عليه وسلم: "لا نكتب ولا نحسب"، ۳۲/۴، مكتبة الرشد)

وقال ابن بزيزة: "وهو مذهب باطل قد نهت الشريعة عن الخوض فى علم النجوم لأنها حدس وتخمين ليس فيها قطع ولا ظن غالب مع أنه لو ارتبط الأمر بها لضاق إذ لا يعرفها إلا القليل".

(فتح الباری، کتاب الصوم، باب قول النبی صلى الله علیه وسلم: "لا نکتب ولا نحسب"، رقم الحدیث ۱۹۱۳، ۱۵۹/۴، قدیمی)

"أن العمل على ما يعتاده المنجمون ليس من هدينا وسنتنا، بل علمنا يتعلق برؤية الهلال فإنا نراه مرة تسعاً وعشرين ومرة ثلاثين".

(مرقاة المفاتیح، کتاب الصوم (رقم الحدیث ۱۹۷۱)، ۴۶۵/۴، رشیدیة)

"(فحيث) علم أنه لا اعتماد على ما يقوله علماء النجوم والحساب فى إثبات الشهر لعدم اعتباره فى الشهر المعلق فيه وجوب الصوم، أو الفطر على الرؤية لا على القواعد الفلكية".

Scanned by CamScanner

(مجموعة رسائل ابن عابدين، الرسالة التاسعة "تنبيه الغافل والوسنان على أحكام هلال رمضان"، الفصل الثالث، ٢٤٩/١، عثمانية كوئٹہ)

"إن الشارع لم يعتمد الحساب بل ألغاه بالكلية بقوله: نحن أمة أمية، لا نكتب ولا نحسب، الشهر هكذا وهكذا، وقال ابن دقيق العيد: "الحساب لا يجوز الاعتماد عليه في الصلاة". انتهى.

(حاشية ابن عابدين، كتاب الصوم، مطلب ما قاله السبكي من الإعتماد على قول الحساب مردود، ٤٠٩/٣، دار المعرفة بيروت)

"ذكر في التهذيب في كتاب الصوم: "يجب صوم رمضان برؤية الهلال أو باستكمال شعبان، ولا يجوز تقليد المنجم في حسابه لا في الصوم ولا في الإفطار وهل للمنجم أن يعمل بحساب نفسه؟ ففيه وجهان: أحدهما أنه يجوز والثاني لا يجوز".

(التاتر خانية، كتاب الصوم، الفصل الثاني: ٢٧٠/٢، قديمي)

"فهكذا ينبغي أن يلتمسوا هلال شعبان أيضاً في جق إتمام العدد، وهل يرجع إلى قول أهل الخبرة العدول ممن يعرف علم النجوم، الصحيح أنه لا يقبل".

(الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال، ١٩٧/١، رشيدية)

"ولا عبرة لاختلاف المطالع في ظاهر الرواية، كذا في فتاوى قاضيخان، وعليه فتوى الفقيه أبي الليث وبه يفتي شمس الأئمه الحلواني، قال: "لو رأى أهل مغرب هلال رمضان يجب الصوم على أهل المشرق"، كذا في الخلاصة.

(الفتاوى العالمگيرية، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال، ١٩٩/١، رشيدية). فقط.

والله سبحانه وتعالى أعلم.
كتبه: محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية، بكراتشي
١٤٣١/٠١/٢٥هـ

الجواب صحيح
محمد يوسف أفغاني
٣١/١/٢٥هـ

الجواب صحيح
[illegible]
١٤٣١/١/٢٦

جامعہ فاروقیہ دار الافتاء شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی (پاکستان)

193

۲۰۹/۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ

Central Moon Sighting Comitee of G.Britain

Hizbul Ulama Uk / Info@hizbululama.org.uk / www.hizbululama.org.uk

---

محترم المقام حضرت مولانا مفتی محمد راشد صاحب حفظہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریتِ طرفین بدرگاہِ ایزدی مطلوب، عرض یہ ہے کہ الحمدللہ ہم نے جو استفتاء آپ کو ارسال کیا تھا آپکی طرف سے اس کا جواب (۳۳۴/۹۲) موصول ہو چکا ہے، جزاکم اللہ فی الدارین، ہمارا سوال اور آپ کا یہ جواب اس ای میل کے ساتھ بھی ملحق ہے۔

بعدہ یہ عریضہ آپ کی طرف فتویٰ کے ضمن میں تین باتوں کی وجہ سے روانہ کیا گیا ہے؛

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے اپنے فتویٰ میں ص اول سے ص ۳ کے اخیر تک اپنے حوالہ جات میں عربی عبارات جو نقل فرمائی ہیں ان کا اردو ترجمہ آپ ہی کے قلم سے درکار ہے

(۲) ہم نے جو سوال نمبر ۳ کیا ہے اور جس میں ساؤتھ افریقہ و مراکش کے حوالے دئے گئے ہیں ------، اور جس کے جوابی نمبر تین میں آپ نے یہ جو تحریر فرمایا ہے کہ ''جو اسلامی ممالک ہو اور وہاں شرعی طریقہ سے رویت ہوتی ہو تو ----الخ، تو اس سے ہمارے سوال ۳ کے مطابق آپ کا مطلب کیا یہی ہے کہ '' مراکش، جنوبی افریقہ یا کسی بھی جگہ ثبوتِ ہلال کے لئے فلکیات و نیومون تھیوری کے امکانِ رویت سے مشروط ''غیر شرعی طریقہ'' کے بجائے (اس سے غیر مشروط) شرعی طریقے پر عمل کرتے ہوئے وہاں رویت ہوتی ہو'' تو وہاں کے اعلان کے مطابق عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ------

(۳) نمبر دو یہ کہ فتویٰ کے اخیر میں جن مفتیانِ کرام نے دستخط فرمائے ہیں ان '' دستخط کنندگان کے اسماء بھی چاہیئے'' کیونکہ دستخط میں یہ نام پڑھے نہیں جاتے۔ فقط والسلام

یعقوب احمد مفتاحی

(ناظم حزب العلماء یوکے و مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ)

بروز ہفتہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۲ جون ۲۰۱۰م

نوٹ: (۱) چونکہ وقت کم ہے اور رمضان المبارک قریب ہے اس لئے بجائے ڈاک کے انٹرنیٹ مکتوب سے رابطہ کیا جا رہا ہے (۲) یہ تکلیف آپ کو اس لئے دی جا رہی ہے کہ چونکہ ہمیں آپ کے فتوے کی بھرپور اشاعت کے ساتھ ساتھ اسے ویب سائٹ پر رکھنا ہے نیز اِسے کتاب میں بھی شائع کرنا ہے جس پر قارئین کے لئے کوئی تشنگی باقی نہ رہے

(۲) حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں '' مفتاح العلوم جلال آباد اور شیخ مسیح اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس ناچیز تلمیذ (فارغ التحصیل ۱۹۶۴ء کا سلام عرض ہو و دعاء کی درخواست

(5)

جامعہ فاروقیہ کراچی دار الافتاء

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱)۔سابقہ فتوی میں ذکر کردہ عربی عبارات کے بارے میں حضرات مفتیان کرام کے مشورے میں یہ طے ہوا کہ الگ سے ان کا اردو ترجمہ شائع نہ کیا جائے، اس لئے کہ اہل علم حضرات اس سے مستغنی ہیں اور عامی افراد کے لئے اس کی اس لئے ضرورت نہیں کہ ان تمام عبارات کا خلاصہ ذکر کردہ جوابات میں موجودہ ہے۔

نیز! سابقہ فتوی میں کمپوزنگ وغیرہ کی کچھ اغلاط باقی رہ گئی تھیں ان کی تصحیح کر کے وہ عبارات ذیل میں تحریر کی جارہی ہیں۔

١۔عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه: أن رسول الله ﷺ قال: "الشهر تسع و عشرون ليلة؛ فلا تصوموا حتىٰ تروه، فإن غم عليكم فأكملوا العدة ثلاثين".

(صحيح البخاري، رقم الحديث، ١٩٠٧، ص: ٣٠٧، دار السّلام)

(صحيح مسلم، رقم الحديث، ٢٥٠٣، ص: ٤٤٠، دار السلام)

٢۔"لمّا كان وقت الصوم مضبوطاً بالشهر القمري باعتبار رؤية الهلال، وهو تارة ثلاثون يوماً، وتارة تسعة و عشرون، وجب في صورة الاشتباه أن يرجع إلى هذا الأصل، وأيضاً مبنى الشرائع على الأمور الظاهرة عند أميّين دون التعمق والمحاسبات النجوميّة، بل الشريعة واردة بإخمال ذكرها وهو قوله ﷺ: "إنا أمة أميّة؛ لا نكتب ولا نحسب".

(حجة الله البالغة، أحكام الصوم، الصوم عند رؤية الهلال: ١٣٣/٢، قديمي)

٣۔وقال ابن بطال وغيره: "أمم لم نكلف في تعريف مواقيت صومنا ولا عبادتنا ما نحتاج فيه إلى معرفة حسابة ولا كتابة، إنما ربطت عبادتنا بأعلام واضحة وأمور ظاهرة يستوي في معرفة ذلك الحساب وغيرهم، ثم تمّم هذا المعنى بإشارته بيده ولم يتلفظ بعبارته عنه نزولاً مايفهمه الخرس والعجم".

(عمدة القاري، كتاب الصوم، باب قول النبي ﷺ: "لا نكتب ولا نحسب"، رقم الحديث: ١٩١٣، ٤٠٩/١، دار الكتب العلمية)

٤۔"وهذا الحديث ناسخ لمراعاة النجوم بقوانين التعديل، وإنما المعوّل على الرؤية في الأهلّة الّتي جعلها اللّه مواقيت للناس في الصيام والحج والعدد والديون، وإنما لنا أن ننظر من علم الحساب ما يكون عياناً أو كالعيان، وأما ما غمض حتى لا يدرك إلا بالظنون و تكييف الهيئات الغائبة عن الأبصار، فقد نهينا عنه، وعن تكلفه، وعلة ذلك أن رسول الله ﷺ إنما بعث إلى الأمّيّين الذين لا يقرؤن الكتاب، ولا يحسبون بالقوانين الغائبة وإنما يحسبون الموجودات عياناً".

(شرح صحيح البخاري لابن بطال، كتاب الصوم، ٤/ ٣٢، مكتبة الرشد)

Scanned by CamScanner

٥ـ وقال ابن بزيزة :"وهو مذهب باطل قد نهت الشريعة عن الخوض في علم النجوم؛ لأنها حدس وتخمين، ليس فيها قطع ولا ظن غالب مع أنه لو ارتبط الأمر بها لضاق، إذ لا يعرفها إلا القليل".

(فتح الباري، كتاب الصوم، رقم الحديث: ١٩١٣، ٤/ ١٥٩، قديمي)

٦ـ "إن العمل على ما يعتاده المنجمون، ليس من هدينا و سنتنا، بل علمنا يتعلق برؤية الهلال، فإنا نراه مرة تسعاً و عشرين ومرة ثلاثين".

(مرقاة المفاتيح، كتاب الصوم، رقم الحديث: ١٩٧١، ٤/ ٤٦٥، رشيدية)

٧ـ "(فحيث) علم أنه لا اعتماد على ما يقوله علماء النجوم والحساب في إثبات الشهر لعدم اعتباره في الشرع المعلّق فيه وجوب الصوم، أو الفطر على الرؤية لا على القواعد الفلكية، .... الخ".

(مجموعة رسائل ابن عابدين، الرسالة التاسعة "تنبيه الغافل والوسنان على أحكام هلال رمضان"، الفصل الثالث، ١/ ٢٤٩، عثمانية، كوئٹه)

٨ـ إن الشارع لم يعتمد الحساب، بل ألغاه بالكلية بقوله: "نحن أمة أميّة، لا نكتب ولا نحسب، الشهر هكذا و هكذا" وقال ابن دقيق العيد: "الحساب لا يجوز الاعتماد عليه في الصلاة"، انتهىٰ.

(حاشية ابن عابدين، كتاب الصوم، مطلب "ما قاله السبكي من الاعتماد على قول الحساب مردود": ٣/ ٤٠٩، دار المعرفة)

٩ـ ذكر في "التهذيب" في كتاب الصوم: "يجب صوم رمضان برؤية الهلال أو باستكمال شعبان ثلاثين، ولا يجوز تقليد المنجم في حسابه لا في الصوم ولا في الإفطار، وهل للمنجم أن يعمل بحساب نفسه؟ ففيه وجهان: أحدهما: أنه يجوز والثاني: لا يجوز".

(التاتر خانية، كتاب الصوم، الفصل الثاني: ٢/ ٢٧٠، قديمي)

١٠ـ "وكذا ينبغي أن يلتمسوا هلال شعبان أيضاً في حق إتمام العدد، وهل يرجع إلى قول أهل الخبرة العدول ممن يعرف علم النجوم، الصحيح أنه لا يقبل".

(الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال: ١/ ١٩٧، رشيدية)

١١ـ "ولا عبرة لاختلاف المطالع في ظاهر الرواية؛ كذا في فتاوى قاضي خان، وعليه فتوىٰ الفقيه أبي الليث وبه كان يفتي شمس الأئمة الحلواني، قال: "لو رأىٰ أهل مغرب هلال رمضان يجب الصوم علىٰ أهل مشرق"، كذا في "الخلاصة".

(الفتاوىٰ العالمكيرية، كتاب الصوم، الباب الثاني في رؤية الهلال: ١/ ١٩٩، رشيدية)

(٢) ـــ سابقہ فتوی نمبر: ۹۲/۳۳۴ میں سوال نمبر ۳ کے جواب میں آپ کا ذکر کردہ تشریحی بیان ہمارے ذکر کردہ جواب کے مطابق ہے، اس صورت میں مکمل جواب یہ ہوگا،

Scanned by CamScanner

"موسم کی خرابی کی بناء پر اگر مستقل مقامی رؤیتِ ہلال ناممکن ہو تو مراکش، جنوبی افریقہ یا کسی بھی جگہ ثبوتِ ہلال کے لئے فلکیات و نیو مون تھیوری کے امکانِ رؤیت سے مشروط "غیر شرعی طریقہ" کے بجائے (اس سے غیر مشروط) شرعی طریقے پر عمل کرتے ہوئے جہاں رؤیت ہوتی ہو تو وہاں کے اعلان کے مطابق عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں"۔

(۳)۔۔ سابقہ فتوی پر دستخط کرنے والے حضرات مفتیان کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱۔ رئیس دارالافتاء واستاذِ حدیث، حضرت مولانا مفتی محمد یوسف افشانی صاحب دامت برکاتہم

۲۔ رفیق دارالافتاء حضرت مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

(٤)۔۔ آنجناب کا سلام شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا ہے۔

فقط والسلام

محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

۱۴ / ۷ / ۱۴۳۱ هج

جامعہ فاروقیہ
دار الافتاء
شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی (پاکستان)

Scanned by CamScanner